خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل
24- اکتوبر 1995ء

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد45-80 نمبر239 | منگل 28 جمادی الاول-1416ھ' 24 اخاء 1374ھش' 24-اکتوبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیادہ بزرگ تم میں سے وہ ہے جو تقویٰ میں زیادہ ہے

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ زیادہ بزرگ تم میں سے وہ ہے جو تقویٰ میں زیادہ ہے جیسے "کلام الٰہی" میں ہے (اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے) اور متقیوں کے صفات میں سے ہے کہ وہ بالغیب ایمان لاتے ہیں۔ (عبادات) پڑھتے ہیں (-) علم' مال اور دوسرے قویٰ ظاہری اور باطنی جو کچھ دیا ہے۔ سب کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے خدا تعالیٰ نے بڑے بڑے وعدے انعام کے کئے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی طرف سے نوائے وقت کے ایک انٹرویو کے بعض حصوں کی تردید اور وضاحت

جماعت احمدیہ کے سربراہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن کے ایک پروگرام مورخہ 20- اکتوبر 1995ء میں روزنامہ نوائے وقت لاہور مورخہ 19- اکتوبر 1995ء میں شائع ہونے والے ایک انٹرویو میں اپنے سے منسوب بعض حصوں کی تردید اور وضاحت فرمائی ہے۔

محترم ناظر صاحب امور عامہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے درج ذیل پریس ریلیز اشاعت کے لئے بھجوایا ہے۔

حضرت مرزا صاحب نے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام ملاقات میں ایک دوست کے سوالوں کے جواب میں فرمایا کہ عموماً پاکستانی صحافیوں سے میں احتراز کرتا ہوں۔ کیونکہ مجھے بار بار تجربہ ہوا ہے کہ کہتے یہ ہیں کہ ہم سچا انٹرویو شائع کریں گے اور بات بالکل جھوٹی شائع کر دیتے ہیں۔ سنسنی خیزی کی تلاش میں رہتے ہیں اور چاہے کسی شریف جماعت کی قیمت پر ہی اس کو بیچ کر ہی ان کو سنسنی خیزی حاصل ہو۔ ان کو کوئی پرواہ نہیں۔ کوئی شرم نہیں۔

حضرت مرزا صاحب نے فرمایا کہ باہر کی دنیا کے صحافی بھی سنسنی خیزی کی تلاش میں رہتے ہیں۔ لیکن اگر سنسنی نہ ملے تو انٹرویو ہی چھوڑ دیتے ہیں۔ اپنی طرف سے ایجاد نہیں کرتے۔ آپ نے فرمایا کہ یہاں لندن میں یہاں کے نیشنل پریس سے سلمان رشدی کے بارے میں بھرپور مجلس لگی تھی۔ سارا انگلستان کا پریس حاضر تھا میں نے ان کو کہا کہ آپ میری باتیں شائع نہیں کریں گے۔ آپ کوئی ایسی بات شائع نہیں کریں گے جو دین حق کا تاثر اچھا کرے۔ آپ اپنی قوم کے مزاج کے خلاف کوئی بات شائع نہیں کریں گے۔ اور یہی ہوا۔ اگلے روز کسی اخبار نے کوئی ذکر نہیں کیا۔ صرف ایک اخبار نے معمولی سے خبر دی اور اسمیں بھی جو باتیں دین حق اور کلام الٰہی کی تائید میں تھیں ان کا کوئی ذکر نہیں کیا۔

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے فرمایا یہ صاحب بھی جو اب انٹرویو کے لئے آئے ان کو میں نے بار بار انکار کیا۔ لیکن مجھے بتایا گیا کہ یہ نہایت ہی شریف آدمی ہیں۔ وعدہ کرتے ہیں کہ سچ کے سوا کچھ نہیں کہیں گے۔ اور جانے سے پہلے ان کے جو تبصرے تھے وہ میرے پاس ریکارڈ شدہ موجود ہیں۔ یہ بھی تشریف لائے ان کی بیگم صاحبہ بھی ان کے ساتھ تشریف لائیں۔ انٹرویو کے دوران ساتھ ساتھ ان کے جو بے ساختہ تبصرے تھے۔ وہ اس قابل ہیں کہ ان کی سرخیاں لگائی جائیں۔

اگر ہم احمدیہ ٹیلی ویژن پر اس انٹرویو کی ساری کیسٹ سنا دیں تو دنیا حیران رہ جائے گی کہ یہ کس قسم کی صحافت ہے لیکن ہم اکرام ضیف کے قائل ہیں۔ یہ امانت کے خلاف ہے۔ لیکن اب میں جو باتیں اس انٹرویو کی وضاحت میں کہوں گا اگر اس کے برعکس انہوں نے دعویٰ کیا اور میری باتوں کو جھوٹ قرار دیا تو پھر میں مجاز ہوں گا کہ ان کی کیسٹ کا اشتہار لگا دوں۔

حضرت مرزا صاحب نے کہا کہ یہ جو انہوں نے لکھا ہے کہ میں نے کہا تھا کہ "میری مت نہیں ماری گئی کہ جہاں سے اللہ نے نکال دیا پھر وہاں جاؤں" ان کو یہ فقرہ ایک بے ساختہ لطیفے کے طور پر میں نے کہا ہو گا۔ اس کا میں انکار نہیں کرتا۔ مگر جس ماحول میں وہ بات کی گئی ہے وہ بتانی ضروری ہے۔

ان سے میں نے کہا تھا کہ پاکستان میں جب صدر ضیاء الحق نے احمدیوں کے خلاف آرڈی نینس جاری کیا تھا تو اس وقت ہمارے لئے دو ہی راستے تھے۔ یا تو میں ایک زندہ لاش کی طرح پاکستان میں رہوں۔ نہ پاکستان کی مقامی جماعت سے میرا کوئی رابطہ رہ سکے نہ باہر کی جماعت سے کوئی میرا رابطہ رہ سکے اور دوسرا راستہ یہ تھا کہ میں ملک ہی چھوڑ دوں۔ اس کے سوا کوئی تیسرا رستہ نہ تھا۔ میری جماعت نے متفقہ طور پر مجھے مشورہ دیا کہ اگر آپ یہاں رہے تو سارا عالم آپ کی رہنمائی سے محروم رہ جائے گا۔ جو کہ یہ قابل قبول نہیں چنانچہ یہی طے پایا کہ ملک چھوڑنا ہو گا۔

اب جس طرح خدا نے مجھے نکالا اب یہ تو اللہ کے کرنے کے کام ہیں۔ یہ تو معجزوں کی باتیں ہیں۔ کیونکہ صدر ضیاء الحق کا حکم تھا۔ خود ان کا اپنا لکھوایا ہوا حکم تھا۔ کہ مرزا ناصر احمد ملک سے باہر نہیں جا سکتے۔ یاد رکھیں کہ یہ تحریر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کی وفات کے بعد اور میری امامت کے وقت لکھی گئی ہے۔

Mirza Nasir Ahmad, Fourth Head of Ahmadiyya Community cannot leave Pakistan from any border anyway.

شائد الفاظ معین طور پر یہ نہ ہونگے۔ مگر یہی مضمون تھا۔ کہ مرزا ناصر احمد چوتھے امام جماعت' پاکستان کے کسی بھی بارڈر سے کسی بھی

باقی صفحہ 2 پر

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کی نشریات کے نئے اوقات

○ احباب مطلع رہیں کہ MTA کی نشریات کے اوقات پاکستانی وقت کے مطابق اب درج ذیل ہیں۔

دوپہر 12-00 بجے سے رات 12-00 بجے تک

دوپہر 12-00 بجے سے شام 4-30 بجے تک ماسکو سے پروگرام نشر ہوں گے۔ اور پھر 4-30 بجے سے رات 10-00 تک لنڈن سے براہ راست نشریات ہوا کریں گی۔ رات 10-00 بجے سے رات 12-00 بجے تک پھر ماسکو سے ہی نشریات ہوں گی۔

حضرت صاحب سے ملاقات کا وقت اب 7-00 بجے رات سے 8-00 بجے رات تک ہے اور اسی طرح خطبہ کا وقت شام 6-30 بجے شروع ہوا کرے گا۔

ناظر اشاعت
صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان

امراء اضلاع اور وقف عارضی

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

"..... امراء اضلاع کو اس طرف فوری توجہ دینی چاہئے۔ (.....) امراء اضلاع جماعت کے مستعد اور مخلص احباب کو اپنی ذمہ داری کی طرف متوجہ کریں تا زیادہ سے زیادہ احمدی اس مقصد میں (وقف عارضی۔ ناقل) کے پیش نظر اور خدمت دین کے لئے اپنے وقت کا ایک تھوڑا اور حقیر سا حصہ پیش کریں۔"

(نظارت اصلاح وارشاد۔ وقف عارضی)

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری محمد رفیق صاحب سابق زعیم انصار اللہ حلقہ سمبڑیال مورخہ 28- ستمبر 95ء بعارضہ قلب وفات پا گئے۔ ان کا جنازہ مکرم نصیر احمد صاحب آف ریلوے نے پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	**قیمت** 2 روپے 50 پیسے

بقیہ صفحہ ۱

طریق سے باہر نہیں جاسکتے۔

میں نے انٹرویو میں یہ بات کہی کہ اس سے خدا نے یہ حماقت کروائی۔ اس بات سے اور بعض دوسری باتوں سے بھی قطعی طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ نے مجھے اپنے فضل سے وہاں سے نکالا ہے۔ اور اس اعلیٰ مقصد کی خاطر وہاں سے نکالا ہے جو میں بیان کر رہا ہوں۔ تاکہ ساری دنیا کی راہنمائی کا کام جاری رہ سکے۔

یہ پس منظر جب میں نے کھولا تو انٹرویو لینے والے کے منہ سے واہ واہ کی آوازیں بھی اٹھتی رہیں۔

پھر میں نے بتایا کہ یہ سب اخبارات اور مولوی جھوٹے ہیں جو میرے پاکستان سے جانے کے بارے میں غلط پراپیگنڈے کرتے رہتے ہیں۔ میں نہ بھیس بدل کے نکلا نہ نام بدل کے نکلا۔ نہ کسی اور پاسپورٹ پر نکلا۔ بلکہ میں نے جماعت کے سامنے دو شرطیں رکھی تھیں۔ نمبر ایک یہ تھی کہ اگر جانے سے پہلے حکومت کے کسی بھی ادارے کی طرف سے خواہ جھوٹے الزام میں بھی میری طلبی ہوئی تو پھر میں نہیں جاؤں گا۔ میں (امامت) پر یہ داغ نہیں لگنے دوں گا کہ جرم سے بچنے کے لئے کوئی (امام جماعت) بھاگ گیا۔

میں نے اپنی جماعت کو دوسری شرط یہ لگائی تھی کہ میں بھیس بدل کے نہیں جاؤں گا۔ اسی پاسپورٹ پر' اسی طرح پگڑی پہنے ہوئے' اسی لباس میں جاؤں گا۔ اور بعینہ اسی طرح میں نکلا ہوں۔

حضرت مرزا صاحب نے فرمایا میں نے انٹرویو لینے والے کو کہا کہ ان کو تو خدا نے اندھا کر دیا تھا۔ اور سب سے پہلے تو خدا نے ضیاء الحق کو اندھا کر دیا تھا۔ پھر وہ لوگ جو باقی تھے ان کو اندھا کیا۔ انہوں نے ایک گھنٹہ میرا جہاز جو KLM کا جہاز تھا ایک گھنٹہ لیٹ کروا دیا۔ وہ بہانے بہانے سے بار بار آتے جاتے تھے۔ بار بار پاسپورٹ دیکھتے۔ اور اس پر میرا نام مرزا طاہر احمد لکھا ہوا موجود تھا۔ پھر وہ ضیاء الحق کا جاری کردہ آرڈر دیکھتے تھے اس پر لکھا ہوتا "مرزا ناصر احمد" وہ سنٹرل انٹیلی جنس سے رابطہ پیدا کرنے کی کوشش کر رہے تھے اور خدا کی قدرت یہ تھی کہ وہ رابطہ قائم نہیں ہو رہا تھا۔ بعد میں ہمیں قطعی طور پر ثبوت مل گیا کہ مسرور احمد جو اس وقت سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے چیف تھے ان کو جب پتہ لگا تو اس وقت' وقت گزر چکا تھا۔ انہوں نے گھبرا کر یہاں لندن میں اپنے سفیر کو فون کیا۔

تو یہ سب باتیں میں نے سمجھائیں۔ اور کہا کہ جب تک یہ حالات پاکستان میں ہیں اس وقت تک پاگل پن ہو گا کہ میں وہاں چلا جاؤں جہاں سے خدا تعالیٰ کی حکمت بالغہ نے اعجازی رنگ میں مجھے نکالا ہے۔

انٹرویو میں یہ شہ سرخی دی گئی ہے جبکہ مضمون کی تفاصیل کچھ اور ہیں۔ کیا یہ دونوں باتیں ساتھ چل سکتی ہیں؟ جو سب سے سچے بن کے آئے تھے انہوں نے جھوٹ کی سب قسمیں استعمال کر لیں۔

حضرت مرزا صاحب نے فرمایا بے تکلفی میں یہ فقرہ میرا ہو سکتا ہے۔ میں ہرگز انکار نہیں کرتا۔ لیکن یہ فقرہ اس مضمون پر سجا ہے کہ خدا نے اپنی حکمت سے مجھے وہاں سے نکالا ہے۔ جہاں میں ایک بیکار لاش کی طرح رہوں۔ میری مت ماری گئی ہے کہ پھر میں اسی جگہ جا پھنسوں۔ جب تک یہ حالات نہ بدلیں۔ پھر میں نے یہ بھی کہا کہ حالات بدلیں گے۔ اللہ تعالیٰ تبدیلی لائے گا تو پھر میں واپس جاؤں گا۔ میرا ملک ہے۔ میں نے وہاں جانا ہے۔

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے فرمایا پھر انہوں نے میری شہریت Nationality کے بارے میں بھی سوال کیا۔ میں نے کہا یہ بالکل جھوٹی بات ہے۔ میں نے ہرگز پاکستانی شہریت نہیں چھوڑی۔

ایم ٹی اے پر سوال کرنے والے نے کہا کہ انٹرویو میں آپ کی طرف یہ بات بھی منسوب کی گئی ہے کہ "کشمیریوں کو پاکستان مروا رہا ہے۔ اور پاکستان کشمیر کو آزاد کر دے۔ اسے اس علاقے کو اپنے تسلط میں رکھنے کا کوئی حق نہیں"۔

حضرت مرزا صاحب نے اس کے جواب میں فرمایا۔ یہ سراسر جھوٹ ہے۔ جھوٹ کی حد ہی ہو گئی ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے نوائے وقت کے انٹرویو نگار کو بتایا تھا کہ جماعت احمدیہ پاکستان ہی تھی جس نے یہ جو آج آزاد کشمیر بنا ہوا اس کی تحریک میں سب سے پہلے حصہ لیا۔ اور بہت قربانیاں دیں۔ کشمیری لیڈروں نے جو غیر احمدی تھے انہوں نے جماعت احمدیہ کا پورا ساتھ دیا۔ افغان قبائل نے بھی ساتھ دیا۔ لیکن اس وقت کی حکومت نے بین الاقوامی دباؤ کے تحت دب کر اس کا ساتھ چھوڑ دیا۔ یہ سب سے بڑی غلطی تھی۔ کیونکہ اس کے بعد پھر اس کی قانونی حیثیت نہ رہی۔ سارے کشمیر پر قبضہ کرنا چاہئے تھا۔ لیکن صرف آزاد کشمیر پر قبضے کے بعد رک گئے۔

اگلی بات جو نوائے وقت نے قطعاً غلط طور پر میری طرف منسوب کی ہے وہ یہ ہے کہ "جموں کا علاقہ جہاں ہندوؤں کی اکثریت ہے وہ بھارت کی تحویل میں رہنا چاہئے۔ اور باقی علاقوں پر مشتمل ایک خود مختار ریاست قائم ہونی چاہئے"۔

حضرت مرزا صاحب نے فرمایا۔ یہ سب جھوٹ ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ میں نے یہ کہا تھا کہ میں بالکل بے خوف ہو کر کشمیر کے حق میں جو جائز بات ہے وہ کہتا ہوں۔ اور اس اصول پر کہتا ہوں جو اصول تم خود پیش کر رہے ہو کہ حق خود ارادی ملنا چاہئے۔

اب اگر سارے کشمیر کے حق خود ارادیت کی بات کی جائے تو اس کا نتیجہ یہی نکلے گا کہ ایک خوفناک لڑائی ہو گی۔ کیونکہ اس کے سوا تو ہندوستان اس کو کبھی نہیں مانے گا۔ اس میں بین الاقوامی طاقتیں بھی دخل اندازیاں کریں گی۔ میں نے کہا یاد رکھیں لڑائی کے ذریعے پاکستان ہندوستان کسی فیصلہ کن نتیجے تک نہیں پہنچ سکتے۔ پہلے بھی ایسا ہو چکا ہے اس لئے ایسی جدوجہد شروع کر دینے کا کوئی فائدہ نہیں جس کا نتیجہ سوائے ظلم کے اور کچھ نہ ہو۔ معصوم لوگ مارے جاتے رہیں یہ کوئی حکمت والی پالیسی نہیں۔

حکیمانہ طریق یہ ہے کہ جو حصہ آزاد کشمیر کا پاکستان کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ یہ اپنی رضامندی سے ملا ہوا ہے کیونکہ ان کا مزاج ملتا ہے۔ اس کو قانونی شکل دیں۔ انڈیا سے اس بات پر سمجھوتہ ہو سکتا ہے کہ جموں کا وہ علاقہ جس میں ہندو اکثریت ہے وہ ان کو کہہ دو کہ ہم تسلیم کر لیتے ہیں کہ تمہارا اس پر قانونی حق ہے اور اس آزاد کشمیر پر ہمارا قانونی حق ہے۔ جو وادی ہے اس کو یہ اجازت دیں کہ چاہے تو پاکستان کے ساتھ الحاق کرے۔ چاہے تو ہندوستان کے ساتھ الحاق کرے چاہے آزاد رہے۔ وہ یہ تو فیصلہ نہیں کریں گے کہ وہ دوبارہ ہندوستان کے پاس اس کی غلامی میں چلے جائیں۔ اس لئے میرے نزدیک تھرڈ آپشن Third Option کا یہ مطلب ہے۔ اگر وہ یعنی وادی کے لوگ آزاد رہنا چاہتے ہیں تو کس طرح آپ کو حق ہے کہ زبردستی ان کو اپنے ساتھ ملائیں۔ کون سا قانون ہے۔ مجھے بتائیں؟ یہ بات تفصیل سے ان کو سمجھائی گئی۔ اور یہ کہا گیا تھا کہ اس طرح چلیں اگر کشمیری آزاد رہنے کا فیصلہ کریں تو ان سے تفصیلی شرطیں طے ہو سکتی ہیں کہ وہ نہ اس ملک کے خلاف اور نہ اس ملک کے خلاف کسی بھی بین الاقوامی سازش میں شریک نہ ہوں گے۔ اور کسی تیسرے ملک سے ایسا کوئی معاہدہ نہیں کریں گے جو اس علاقے کے توازن کو بگاڑنے والا ہو۔

حضرت مرزا صاحب نے فرمایا یہ ہیں اصل باتیں۔ اور ان پر یہ الٹ سرخی لگی ہے۔ اتنا جھوٹ۔ میں تو حیران رہ گیا۔ لیکن مجھے امید نہیں کہ ان کی بیگم اس جھوٹ میں ان کی موید ہوں۔ اگر ہیں تو بتائیں میں کہاں غلط کہہ رہا ہوں۔ اگر وہ کہیں کہ غلط ہے تو پھر مجھے بھی حق ہونا چاہئے اخلاقی طور پر کہ ان کی آڈیو کیسٹ ساری دنیا کو سنا دوں۔ اور وہ تبصرے بھی جو ساتھ ساتھ کئے جا رہے تھے۔

حضرت مرزا صاحب نے فرمایا ہاں یہ احتمال موجود ہے کہ انٹرویو لینے والے نے کچھ سچی باتیں بھی لکھی ہوں اور ان کو ان کے اخبار والوں نے تبدیل کر دیا ہو۔ یہ ایک دور کا احتمال ہے۔ اگر ایسا ہے تو ان کا فرض ہے کہ احتجاج کریں۔

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے فرمایا میں نے ان کو کہا تھا کہ آپ جو میرا انٹرویو لے رہے ہیں یہ انٹرویو تو چھپ ہی نہیں سکتا پاکستانی اخبار تو اسے کبھی نہ چھاپیں گے۔ انہوں نے کہا نہیں نہیں۔ ضرور شائع ہو گا۔ مجھے یقین ہے کہ من و عن پورے کا پورے شائع کر دیا جائے گا۔ پھر میں نے کہا کہ اگر آپ نے من و عن شائع کرا دیا تو بعد میں جو آپ کے ساتھ گذرے گی اس کا میں ذمہ دار نہیں ہوں۔

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کو بتایا گیا کہ جماعت اسلامی کے ذکر میں یہ بات بھی آپ کی طرف منسوب کی گئی ہے کہ آپ نے کہا ہے کہ "کشمیر میں جماعت اسلامی ہم پر ظلم کر رہی ہے"۔

حضرت مرزا صاحب نے فرمایا۔ یہ بات بالکل سچی ہے۔ مگر اس طرح نہیں جس طرح یہ بیان کر رہے ہیں۔ مجھ سے سوال کیا گیا تھا کہ کشمیر میں آپ لوگوں کا کیا حال ہے؟ وہاں آپ پر کوئی ظلم ہوتے ہیں؟ میں نے کہا جتنے بھی واقعات ظلم کے ہوئے ہیں وہ عام کشمیری مسلمانوں کی طرف سے نہیں ہوئے بلکہ جماعت اسلامی کی منظم کوششوں سے ہوئے ہیں۔ اور یہ امر واقعہ ہے۔ میرے پاس اس کی بڑی شہادتیں ہیں۔ میں نے ہرگز یہ نہیں کہا کہ جماعت اسلامی ہر وقت اسی ظلم میں مصروف رہتی ہے۔ بلکہ متعدد ایسے واقعات ہوئے ہیں جب جماعت کو مذہبی اختلاف کی وجہ سے ظلم کا نشانہ بنایا گیا اور بلا استثناء ہر دفعہ جماعت اسلامی کی اس لیڈر شپ کی طرف سے یہ ہوا جو اب قائم ہو چکی ہے۔ یہ درست ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا

منظور احمد وٹو صاحب کے حوالہ سے بھی انہوں نے جو لکھا ہے وہ اصل بات کے برعکس ہے۔ مجھ سے یہ بات منسوب کی گئی ہے کہ میں نے کہا تھا کہ منظور وٹو صاحب کو والد کا جنازہ نہ پڑھنے کی سزا ملی تھی"۔ اتنا جھوٹ بولا گیا ہے۔ یہ ساری بات' اصل بات کے بالکل برعکس ہے۔ یہ سب فرضی باتیں انٹرویو لینے والے نے داخل کر دی ہیں۔

میں نے کہا تھا کہ اگر منظور وٹو صاحب نے مذہبی اختلاف کی وجہ سے اپنے والد کا جنازہ نہیں پڑھا تو ان کی عزت میرے دل میں پہلے سے بڑھ گئی ہے۔ اگر کوئی شخص مذہبی اختلاف کو فوقیت

باقی صفحہ 7 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی۔

علمی مسائل

جب حضرت یوسف علیہ السلام نے دیکھا کہ اس پر نصیحت کا کوئی اثر نہیں ہوتا تو انہوں نے اس خیال سے کہ اب زیادہ ٹھہرنا بدنامی کا موجب ہوگا۔ دوڑنا چاہا۔ لیکن عزیز کی بیوی نے اس سے ان کو روکا۔ اور ان کا کرتہ پکڑ کر کھینچا۔ جو پھٹ گیا۔ اتفاقاً اسی وقت عزیز مصر بھی آگیا۔ اور اس کی بیوی نے اپنے گناہ کو اس طرح چھپایا کہ الزام حضرت یوسف پر لگادیا اور فوراً سزا بھی خود ہی تجویز کر دی۔ کہ اسے قید کر دینا چاہئے۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا منشاء تو یہ تھا کہ وہ دروازہ کھول کر بھاگ جائیں۔ اور عزیز کی بیوی کا منشاء یہ تھا کہ وہ آگے بڑھ کر دروازہ کھولنے سے روکے' اسی وجہ سے (-) کا لفظ استعمال کیا ہے۔ ورنہ اگر اس کا منشاء باہر نکلنے کا ہوتا تو وہ کرتہ نہ کھینچتی۔ کرتہ اس نے اس لئے کھینچا کہ ان کو دھکا دے کر پیچھے کر دے اور خود دروازے پر آکھڑی ہو۔ مگر باوجود اس کے وہ کامیاب نہ ہو سکی۔

بائبل کو اس جگہ بھی (کلام الٰہی) سے اختلاف ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام۔ اپنا پیراہن عزیز کی بیوی کے پاس چھوڑ کر بھاگ گئے۔ لیکن جب ہم اس امر کو مدنظر رکھیں کہ عبرانیوں میں عام طور پر ایک کرتہ ہی پہننے کا رواج تھا تو اس کے یہ معنی بنتے ہیں کہ وہ ننگے بھاگے۔ جو ایک نہایت معیوب امر ہے۔ اور اس کی امید حضرت یوسف علیہ السلام سے نہیں کی جاسکتی۔ پس (کلام الٰہی) کا بیان عقلاً بھی زیادہ قابل تسلیم ہے کہ ان کا کرتہ پھٹ گیا تھا اور وہ اسے پھینک کر نہیں بھاگے۔ خدا تعالیٰ کے برگزیدوں کی یہی شان ہوتی ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ حضرت یوسف علیہ السلام مظلوم تھے۔ آپ پہلے نہیں بولے۔ اور عزیز کی بیوی کے فعل پر پردہ ہی ڈالا۔ لیکن جب اس نے الزام لگایا تو پھر مجبوراً حقیقت حال کو ظاہر کیا کہ میرے دل میں تو کبھی خیال نہیں آیا۔ ہاں یہ میرے ارادہ کے خلاف کام پر مجبور کرتی رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود ہی یوسف علیہ السلام کے لئے سامان پیدا کر دیئے۔ اور ایک شخص ان کے حق میں گواہی دینے والا کھڑا ہو گیا۔ جس نے اس امر کی طرف توجہ دلائی۔ کہ اگر یوسف بد ارادہ کرتا تو اس کا کرتہ آگے کی طرف سے پھٹنے کا زیادہ امکان تھا۔ لیکن پیچھے سے کرتے کا پھٹنا تو صاف بتاتا ہے کہ وہ بے چارہ بھاگ رہا تھا۔ اور یہ عورت اسے روک رہی تھی۔

چونکہ اس سے پہلے کرتے کے پھٹنے کا کوئی ذکر نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس گواہ نے خود ہی کرتہ پھٹا ہوا دیکھا۔ اور جب اس نے خود دیکھا تھا تو اس نے ساتھ ہی یہ بھی دیکھ لیا ہوگا۔ کہ کرتہ پیچھے سے پھٹا ہوا تھا۔ پس ظاہر ہے کہ اس شخص نے عزیز کی بیوی کے لحاظ سے صاف طور پر یہ نہیں کہا کہ اس کا کرتہ پیچھے سے پھٹا ہوا ہے۔ پس یہ مجرم نہیں بلکہ اس طرح بات کی ہے کہ گویا ایک قاعدہ بتا رہا ہے۔ تاکہ عزیز کی بیوی اس پر ناراض نہ ہو۔ عزیز کی بیوی کا نام کتب میں زلیخا لکھا ہے۔ بائبل میں اس کا نام نہیں آتا۔ لیکن یہود کی روایات کی کتاب یعنی طالمود میں اس کا نام زلیخا ہی لکھا ہے۔

یہ عزیز کا کلام معلوم ہوتا ہے۔ اس شاہد کے توجہ دلانے پر اس نے جب کرتہ پیچھے سے پھٹا ہوا دیکھا تو حقیقت کو سمجھ گیا۔ اور بیوی سے صاف کہہ دیا کہ یہ تیری چالاکی ہے۔ اس آیت سے بعض لوگ یہ مطلب نکالتے ہیں کہ عورتیں خاص طور پر مکار ہوتی ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ عورتیں بوجہ ان مظالم کے جو ان پر کئے جاتے ہیں۔ گہری تدابیر کی زیادہ عادی ہوتی ہیں۔ اور بات کا پھیلانا ان کا خاص فن ہو گیا ہے۔ مگر اس کا سبب ان کے حقوق کا اسلاب ہے۔ جن قوموں یا گھرانوں میں عورتیں کے حقوق پورے طور پر ادا ہوتے ہوں۔ ان کی عورتیں ایسی نہیں ہوتیں۔ اس کے برعکس جو اقوام ظالموں کے تصرف میں ہوتی ہیں۔ ان کے مرد بھی اس مزاج کے ہو جاتے ہیں پس یہ مادہ عورت سے مخصوص نہیں۔ بلکہ ظلم کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اور مرد اور عورت دونوں اس میں شریک ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا قول نہیں ہے۔ بلکہ عزیز کا قول ہے۔ اور اس کا قول ہم پر حجت نہیں ہے۔ اس نے غصے کی حالت میں یہ بات کہہ دی ہے۔ کہ عورتیں ایسی ہی ہوتی ہیں۔ اور جو لوگ اپنے نفس پر قابو نہیں رکھ سکتے وہ ہمیشہ ایسی باتیں کہہ دیا کرتے ہیں۔ عورتیں مردوں کو کہتی دیتی ہیں کہ مرد ایسے ہوتے ہیں۔ اور مرد عورتوں کو کہتے رہتے ہیں کہ عورتیں ایسی ہی ہوتی ہیں۔ اس کو ایک قاعدہ اور کلی صداقت قرار دینا محض نادانی اور ناواقفیت کی علامت ہے۔ کہنے والے کی مراد اس سے زیادہ نہیں ہوتی کہ مخاطب یا اس کے ساتھی فعل زیر بحث میں غلطی پر ہیں۔ اور ہرگز یہ مراد نہیں ہوتی کہ تمام افراد ایسے ہیں۔ اور اگر یہ مراد ہو تو وہ یقیناً غلطی پر سمجھا جائے گا۔ جس جنس نے مریمؑ۔ خدیجہؓ عائشہؓ اور ایسی ہی اور بہت سی عورتیں پیدا کی ہیں۔ اس کی نسبت ایک قاعدے کے طور پر ایسا کلام کہنا خود اپنی پردہ دری کرنا ہے۔

تمام محامد اور تعریفوں اور خوبیوں کے لئے وہی ایک پاک ذات سزاوار ہے۔
(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب

تاریخ احمدیت جلد نمبر1 سے ماخوذ

ایک دفعہ مسٹر میکانکی ڈپٹی کمشنر گورداسپور قادیان دورہ پر آئے۔ راستے میں انہوں نے ان سے پوچھا کہ آپ کے خیال میں سکھ حکومت اچھی تھی یا انگریزی حکومت اچھی ہے؟ انہوں نے کہا کہ گاؤں چل کر جواب دوں گا۔ جب قادیان پہنچے تو انہوں نے اپنے بھائیوں کے مکانات دکھا کر کہا کہ "یہ سکھوں کے وقت کے بنے ہوئے ہیں۔ مجھے امید نہیں کہ آپ کے وقت میں میرے بیٹے ان کی مرمت بھی کر سکیں۔" ان کی خودداری اور خاندانی وجاہت کا اس سے عجیب تر واقعہ یہ ہے کہ وہ ایک دفعہ رابرٹ کسٹ صاحب کمشنر سے ملاقات کے لئے گئے۔ باتوں باتوں میں اس نے پوچھا کہ قادیان سے سری گوبند پور کتنی دور ہے؟ انہیں یہ سوال نشتر معلوم ہوا۔ اور وہ فوراً بولے "میں ہرکارہ نہیں" اور سلام کہہ کر رخصت ہونا چاہا۔ رابرٹ نے کہا مرزا صاحب آپ تو ناراض ہو گئے۔ انہوں نے جواب دیا کہ "ہم آپ سے اپنی باتیں کرنے آئے ہیں" اور آپ ادھر ادھر کی باتیں پوچھتے ہیں۔ جو آپ نے مجھ سے پوچھا وہ میرا کام نہیں ہے۔" نتیجہ یہ ہوا کہ کمشنر ان کی منتیں کرنے لگا اور کہنے لگا کہ آپ ناراض نہ ہوں مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔

اولوالعزمی اور جوانمردی ان کی اولوالعزمی اور جوانمردی زبان زد خلائق تھی۔ جب ان کے والد کپورتھلہ میں انتقال فرما گئے تو ان کی عمر صرف سولہ سترہ سال کی تھی۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ وہ اپنے والد کی نعش مبارک قادیان ہی میں دفن کریں گے۔ لوگوں نے کہا کہ وہاں سکھ قابض ہیں جو شدید مزاحمت کریں گے مگر وہ نہ مانے اور لاش لے کر راتوں رات قادیان پہنچے۔ یہاں سکھ مانع ہوئے مگر رعایا کو ان سے ہمدردی ہو گئی اور وہ اپنے والد کو اپنے خاندانی قبرستان میں دفن کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اس وقت بے سروسامانی کی یہ حالت تھی کہ کسی سے پانچ سیر دانے قرض لے کر گھر میں دئے اور گھر سے پیدل ہی طبابت سیکھنے کے لئے دلی روانہ ہو گئے کہ عزت پا کر وطن واپس آؤں گا۔ وہاں قیام وطعام کی بے حد مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اور فاقوں تک نوبت پہنچی۔ مگر وہ پوری جوانمردی' استقلال اور دل جمعی سے تحصیل علم طب میں مشغول رہے اور دلی کے مشہور حکیم محمد شریف صاحب سے طبابت میں یہاں تک دستگاہ حاصل کر لی کہ ان کا شمار چوٹی کے حکماء میں ہونے لگا۔ واپس آئے تو مہاراجہ رنجیت سنگھ نے ان کی گم گشتہ ریاست کے 84 گاؤں میں سے سات واگذار کر دئے اور فوج میں جرنل کے عہدہ پر مقرر کر دیا۔

استغناء اور خودداری استغناء اور خودداری کا یہ جذبہ عمر کم ہونے کے ساتھ ساتھ بڑھتا چلا گیا اور آخری عمر میں عروج تک پہنچ گیا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ مرض الموت میں آپ وفات سے صرف ایک گھنٹہ پہلے قدمچہ کی طرف جانے کے لئے اٹھے تو ایک ملازم نے آپ کو سہارا دینا چاہا مگر آپ نے پیرانہ سالی اور مرض کی شدت کے باوجود نہایت سختی سے اس کا ہاتھ جھٹک کر پرے کر دیا اور فرمایا کہ مجھے سہارا کیوں دیتے ہو۔ اس شاہانہ مزاج' علو ہمتی اور جلالت شان کے باوجود وہ نہایت بامروت اور وسیع الاخلاق انسان تھے۔ جن کے اعلیٰ کیریکٹر اور وسعت حوصلہ کے متعدد واقعات ہیں۔

حسن خلق نیک نیتی' صاف باطنی اور حسن خلق کی جیتی جاگتی تصویر تھے اور خدمت خلق ان کا قومی شعار تھا۔ وہ ایک موسم میں غرباء میں غلہ کی تقسیم کا خاص اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ باوجودیکہ تحصیل حکمت میں انہوں نے بڑی بڑی مشکلات برداشت کی تھیں اور غریب الوطنی میں برداشت کی تھیں لیکن انہوں نے فن طبابت کو بطور پیشہ اختیار کرنا کبھی گوارا نہیں کیا۔ اور ان کی پوری زندگی میں کوئی ایک واقعہ بھی ایسا نہیں ملتا جس میں ان کا حکمت کے لئے معاوضہ وصول کرنا ثابت ہو۔ ان کا چشمہ فیض ہر غریب اور فقیر کے لئے جاری رہتا تھا۔ ایک مرتبہ قادیان میں بھنگیوں میں ہیضہ پھوٹ پڑا۔ آپ ان دنوں بٹالہ میں تھے۔ جونہی آپ کو اطلاع ملی آپ فوراً قادیان پہنچے اور ان کی جھونپڑیوں کے پاس آکر ٹھہر گئے اور نہایت شفقت آمیز لہجہ میں ان کو تسلی دی اور وہاں ہی کھڑے کھڑے حکم دیا کہ قادیان کے عطار آملہ' مکٹھے' گڑ اور نمک لیتے آویں۔ چنانچہ تعمیل کی گئی۔ اور آپ نے یہ اشیاء مٹکوں میں ڈلوا دیں اور ہدایت کی کہ جو چاہے گڑ ڈال کر پئے اور جو چاہے نمکین پئے۔ دوسرے دن قادیان کی فضا ہیضہ کی وبا سے صاف ہو گئی۔

غرباء کے حقوق بحال کرنے اور ان کی ضروریات پورا کرنے کے لئے وہ حکومت کے بڑے بڑے افسروں تک پہنچتے اور اپنے مطالبات منوا کر آتے تھے۔ ایک مرتبہ بٹالہ کے ایک حجام نے ان سے درخواست کی کہ اس کی معافی ضبط ہو گئی ہے۔ فنانشل کمشنر (ایجرٹن) سے (جو بعد کو

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مستجاب

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

ہمارا کام خواہ وہ انفرادی ہو یا قومی اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب اس کے پیچھے روح کام کرتی ہو۔ خالی دوستی اس کام کو نہیں کر سکتی۔ زبانی باتیں کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا۔ پس چاہئے کہ ہماری جماعت دعا کی طرف توجہ کرے۔ اور اس کی اہمیت کو سمجھے جب تک جماعت اس کی اہمیت کو نہ سمجھے گی۔ اس کا کام مکمل نہیں ہو سکتا۔ جتنی کمزوری یا کمی ہماری کام میں ہے اس کی آخر دو ہی صورتیں ہیں۔ یا تو یہ عدم توجہ کی وجہ سے ہے یا پھر دل پر زنگ لگ جانے کی وجہ سے ہے جسے وہ خود بھی نہیں جانتا کہ یہ کیوں ہے۔ اور اس کا علاج کیا ہے۔ خدا تعالیٰ اسے دور کرے تو کرے۔ اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب وہ عاجزانہ اور منکسرانہ طور پر اس کے سامنے سجدے میں گرے اور اس سے دعا کرے پس جماعت کے دوستوں کو (عبادت) اور دعائیں کرنے کی عادت ڈالنی چاہئے۔

یہ ضروری ہے کہ انسان کے اندر انکسار اور یقین پایا جائے۔ جب وہ ان کو پورا کرے گا اور اسے دعا کا چسکا پڑ جائے گا تو پھر قدرتی طور پر اسے نوافل پڑنے کا شوق بھی پیدا ہو جائے گا۔ پھر رات کو اٹھ کر فجر سے قبل کی عبادت کی توفیق بھی خدا اسے دے دے گا پھر بعض وقت ایسے ہوتے ہیں جو خالی ہوتے ہیں۔ ان میں بھی دعائیں کی جا سکتی ہیں۔ جب انسان سونے لگتا ہے تو کچھ وقت ایسا ہوتا ہے جو خالی ہوتا ہے آخر لیٹتے ہی تو نیند نہیں آ جاتی۔ بے شک ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جنہیں لیٹتے ہی نیند آ جاتی ہے۔ مگر عام طور پر 15-20 منٹ ایسے ہوتے ہیں۔ جو خالی ہوتے ہیں۔ بعض تو آدھ آدھ گھنٹہ۔ گھنٹہ گھنٹہ لیٹے رہتے ہیں اور کروٹیں بدلتے رہتے ہیں۔ لیکن انہیں نیند نہیں آتی۔ بہرحال اس وقت 10-15 منٹ کا وقت مل جاتا ہے اسی کو اگر کوئی دعا کے لئے وقف کر دے تو اس کا یہ فائدہ ہو گا کہ ساری رات اس کے دل سے دعائیں نکلتی رہیں گی۔ اگر کسی کو جلدی نیند آ جاتی ہے تو ضروری نہیں کہ ہمیشہ ہی اسے جلدی ہی نیند آ جاتی ہو۔ بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جنہیں لیٹتے ہی نیند آ جاتی ہے۔ اور وہ بھی کبھی اگر فارغ وقت کو دعاؤں میں لگا دیں تو قومی ترقی اور اپنے کاموں کی اصلاح کے لئے دعا کی عادت پیدا ہو جائے گی۔ رسول کریم ﷺ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ عشاء کی نماز کے بعد کوئی بات نہیں کرنی چاہئے۔ اس میں یہ حکمت تھی کہ آخر یہ وقت کہیں تو صرف کیا جائے گا۔ اگر اس وقت میں ذکر الٰہی کیا جائے تو یہی وقت انسان کی روحانی ترقیات کا بن جائے گا۔ بس میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ جو کام ہمارے سپرد کئے گئے ہیں وہ اتنے وسیع ہیں کہ بظاہر وہ ناممکن نظر آتے ہیں۔ اور ہم بھی سمجھتے ہیں کہ یہ ناممکن ہیں۔ اگر ہم اپنی انتہائی کوشش اور جدوجہد بھی کر لیں اگر ہم ہر قسم کی قربانیاں بھی کر لیں تب بھی ہمارے کام ادھورے اور نامکمل رہ جاتے ہیں۔ اور جب تک ہمارے کام مکمل نہیں ہو جاتے ہم فتح نہیں پا سکتے۔ اس لئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مدد آئے اور خدا تعالیٰ کی مدد کو لانے کے لئے (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اگر ہم پوری جدوجہد خرچ کریں اور ساری کی ساری قوت لگا دیں۔ پھر بھی وہ کام نہیں چلے گا۔ اگر کام چل جاتا تو خدا تعالیٰ (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) کے ساتھ (ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں) نہ فرماتا اس میں یہی نصیحت ہے کہ تم پوری پوری جدوجہد کرو لیکن اس جدوجہد پر توکل نہ کر بیٹھو بے شک تم توکل اور جدوجہد کرتے ہو۔ تو پوری کرتے ہو تم جو قربانی کر سکتے ہو پورے زور کے ساتھ کرتے ہو تم چندوں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہو تم روزوں کے پابند ہو۔ (-) تم حاجت مندوں کی مدد کرتے ہو تم خدمت خلق کرتے ہو۔ لیکن پھر بھی اگر کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہو تو خدا تعالیٰ سے مدد طلب کرو۔ اگر (ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں) پر تم پوری طرح عمل نہیں کرتے۔ تو یہ کامل عبودیت نہیں کامل عبودیت اس وقت ہی حاصل ہوتی ہے۔ جب (تیری ہی مدد مانگتے ہیں) پر عمل کیا جائے۔

بقیہ کالم 4

ترجمہ انگریزی اور افریقن African زبان میں انہیں یاد ہے۔ کئی عربی نہ تھے اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اشعار حفظ ہیں بعض نے کلام الٰہی ختم کر لیا ہے یہ اوصاف فری ٹاؤن کے کسی مدرسہ کے طلباء میں موجود نہیں۔ مختلف طبقات کے معززین نے ہمارے بچوں سے کلام الٰہی (عبادت) اور عربی اشعار وغیرہ اور ان کا ترجمہ انگریزی اور افریقن سن کر خوشی ظاہر کی اور اکثر نے ان کو 2 سے 5 شلنگ تک انعام دیئے۔ مدارس کے مطالعہ پروگرام کے اختتام پر ڈاکٹر صاحب نے مدرس کی مرقومہ یادداشتیں دیکھیں اور بہت مسرور ہوئے۔

ریاکار انسان فرعون سے بھی بڑھ کر شقی اور بدبخت ہوتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اخبار الفضل قادیان 22- ستمبر 1940ء

ہماری تاریخ

حضرت مولوی نذیر احمد صاحب علی نے الفضل 1940-9-22 میں لکھا 8- مارچ 1940ء کو مولوی محمد صدیق صاحب کے سیرالیون پہنچ جانے پر فری ٹاؤن کی جماعت اور دیگر معزز غیر از جماعت اور غیر مسلموں عیسائیوں اور بت پرست (مذہب) سے ہفتہ بھر ملاقاتیں ہوئیں۔ ملک کے اندرونی حصہ یعنی پروٹیکٹریٹ کے شمال صوبہ میں سب سے پہلی جماعت روکوپور ہے۔ ہم وہاں کے لئے 75 میل کے سفر پر بذریعہ لانچ کشتی 14- مارچ کو روانہ ہوئے یہ چونکہ بہت چھوٹی ہوتی ہے۔ اس لئے بحر اوقیانوس میں سخت چکر آتے ہیں اور ہر طبقہ کے مرد و زن اور بچوں کو ایک ہی جگہ بیٹھنا پڑتا ہے لیٹ کر رات گزارنا تو درکنار بسا اوقات بیٹھنے کے لئے بھی بمشکل جگہ ملتی ہے لیکن (-) لانچ کے سوس SWISS مالک سے تعارف کی وجہ سے عموماً ملازم اچھا سلوک کرتے ہیں۔ رات ایک بجے کے قریب پہنچے احباب منتظر تھے۔ یہ جماعت مخلص ہے۔ روکوپور کے ہمارے مدرسہ میں جو گذشتہ سال کو کھولا گیا تھا اور خوب ترقی پذیر ہے اڑتالیس 48 طلباء زیر تعلیم ہیں۔ مدرسہ کا مکمل معائنہ کیا۔ ہیڈ ماسٹر کو ضروری ہدایات دیں۔

روکوپور اور متعلقہ دیہات کا نیا سیکشن چیف یعنی چھوٹا رئیس المامی۔ ٹورے احمدیت کے قریب ہے۔ سابق رئیس احمدی تھا۔ یہاں ہم دونوں نے ایک ماہ کے قیام میں صبح و شام بیت الاحمدیہ میں تقریروں کے ذریعہ جماعت کی تربیت و اصلاح کے لئے متواتر کوشش کی۔ چیف کے مکان پر دوبارہ لوگوں کو جمع کر کے دعوت الی اللہ کی گئی۔ اور چندہ عام کی باقاعدگی کی تلقین کرتے رہے۔ احمدی اور غیر از جماعت کے گھر گھر جا کر وعظ کیا۔ قریب کے متعدد گاؤں میں جن میں جماعتیں نہیں یا مستحکم نہیں ہم گئے۔ 25- مارچ کو دو میل کے فاصلے پر موضع بومبے بذریعہ کشتی طلباء مدرسہ کے ہمراہ جا کر ہم نے تقریریں کیں اور پیرا ماؤنٹ چیف کو جو بت پرست ہے دین حق کی تلقین کی۔ وہ بہت خوش ہوئے۔ اور ہمیں نصف پونڈ دیا۔ لوگوں کو بھی دعوت الی اللہ کی۔ روکوپر سے چار میل کے فاصلے پر 28- مارچ کو ہم کشتی سے روباط نام گاؤں میں پہنچے وہاں ہماری چھوٹی سی جماعت ہے۔ اور ہم نے دعوت الی اللہ اور تربیتی تقریر لوگوں کو چیف کے مکان پر جمع کر کے کی۔ 30- مارچ کو ہم علی منصوری صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کے ہمراہ سائیکلوں پر گامبا گاؤں میں گئے۔ جہاں مختصر جماعت ہے۔ چیف کے ہاں لوگوں کو جمع کر کے دعوت الی اللہ کرنے کے علاوہ ہم نے ہر ایک کے گھر جا کر مرد، عورتوں اور بچوں کو دعوت الی اللہ کی اور (عبادت) وغیرہ کی تلقین کی 31- مارچ کو بذریعہ کشتی 6 میل کے فاصلے پر وسینو نام گاؤں پہنچے اور دو دن صبح و شام تقریریں کیں بعد میں بیعت لی۔ وہاں سے ہم سائیکلوں پر سات میل یرکویا پہنچے لیکن طلباء اور باورچی کو جو ہماری کتب اٹھائے ہوئے تھے پیدل آنا پڑا وہاں کے ایک مخلص احمدی سانتی کی لامینہ نے جن کی مالی حالت اچھی ہے ایک پاؤنڈ چندہ دیا ان کی یہاں کافی زمینیں ہیں اور زراعت کی وجہ سے عموماً یہاں رہتے ہیں۔ گو کہ وہ یہاں کے باشندہ نہیں ان کے اور روکوپور کے سابق رئیس الفاسعید کمارا کے ذریعہ کہ ان کی بھی یہاں اراضی ہے ہم نے تین عام تقریریں کیں۔ اور مقامی بیت میں بھی ہم عبادت کرتے اور وعظ کرتے رہے ایک شخص احمدی ہوا۔

دو اپریل کو ہم 5 میل پر موضع لوٹی پہنچے۔ جہاں ایک مخلص احمدی الفاسعید کمارو کاروبار کرتے ہیں۔ وہ مدرسہ احمدیہ روکوپور کا اکثر خرچ ادا کرتے ہیں۔ ہم نے 3 تقریریں کیں۔ اور بیت الاحمدیہ میں عبادتیں بھی کروائیں۔ اکثر افراد کی احمدیت قبول کرنے کی امید تھی لیکن مولوی محمد صدیق صاحب کو یکایک 104 درجے کا بخار ہو گیا چونکہ ڈاکٹر 80 میل پر ہے اور لانچ ہفتہ میں صرف ایک بار چلتی ہے اور اس کی تاریخ بھی مقرر نہیں بلکہ مالک کی مرضی پر منحصر ہے۔ جب چاہے فری ٹاؤن بھجوا دے یا کوئی ضرورت مند ساری لانچ کا کرایہ 10 پاؤنڈ ادا کر کے لے جائے۔ جلاب اور کونین کے ذریعہ خود ہی ان کا علاج کیا گیا۔ اور ایک چھوٹی کشتی کے ذریعہ ہم روکوپور پہنچے۔ بفضلہ تعالیٰ آپ کا بخار اتر گیا پھر ایک احمدی اور غیر از جماعت کے گھر پر جا کر ہم نے وعظ کیا بذریعہ موٹر لانچ 13- اپریل کو روانہ ہو کر اگلے روز فری ٹاؤن پہنچے۔ لانچ رات کو موضع کاسری میں ٹھہری وہاں ہم نے بعض شامیوں سے ملاقات کی ہمارے ہمراہ علی منصوری صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ اور 4 طلباء بھی تھے۔ شامی دوست ان طلباء کی دینی واقفیت اور شوق سے بہت متاثر ہوئے۔ بعض نے انہیں نقدی دی۔

اسی سلسلہ میں مولوی محمد صدیق صاحب لکھتے ہیں کہ روکوپور کے مدرسہ کے مدرس اور طلباء کو اسی لئے فری ٹاؤن لایا گیا تھا تا وہ وہاں کے مدارس کو دیکھ کر طریق تعلیم اور نظام کو دیکھ لیں۔ یہ مدرسہ ایک سال سے جاری ہے اور طلباء نصاب میں ہوشیار ہیں اور (عبادت) کا

باقی کالم 2 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترمہ میمونہ صوفیہ صاحبہ

اہلیہ مولوی غلام محمد صاحب

محترمہ میمونہ صوفیہ صاحبہ قدرت ثانیہ کے مظہر اول کے خاص شاگرد مولوی غلام صاحب کی اہلیہ تھیں۔ مولوی صاحب اوائل عمری میں ہی وفات پا گئے۔ جس کی وجہ سے ایک بیٹا اور بیٹی کی پرورش اور تعلیم کی ذمہ داری تنہا ادا کرنی پڑی۔

لجنہ اماء اللہ کی ابتدائی چودہ ممبرات میں سے آپ کا نمبر بارہواں تھا۔ 14۔ مارچ 1925ء کو حضرت صاحب نے خواتین کی اعلیٰ تعلیم کی خاطر اور اس غرض سے کہ نصرت گرلز سکول کو اچھی استانیاں مل سکیں۔ مدرستہ الخواتین جاری فرمایا۔ اس میں آپ بھی داخل ہوئیں۔ اس سے قبل 1918ء سے آپ مدرستہ البنات جب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کے مکان میں منتقل ہوا۔ اس وقت سے اس مدرسہ میں پڑھاتی تھیں۔ 1922ء میں لجنہ کی ابتدائی ممبرات میں شامل ہوئیں اور پھر مدرستہ الخواتین میں قدرت ثانیہ کی زیر نگرانی اور زیر تعلیم رہ کر 1930ء میں مولوی کا امتحان پاس کیا۔ شروع سے ہی اچھی تقریر کر لیتی تھیں۔ مدرستہ الخواتین کے زمانہ میں 1927ء میں دوسری سہ ماہی میں تقاریر کی مشق کروانے کی سیکرٹری رہیں۔ 1919ء سے آخر تک جب تک طاقت رہی ہر جلسہ سالانہ میں شرکت کی اور 1933ء سے (جب تک صحت رہی) تقریباً ہر جلسہ سالانہ پر تقریر کی۔ پہلی تقریر 1928ء میں کی تھی۔

آپ نے 1922ء میں لجنہ کی ممبر بننے کی حیثیت سے جو عہد کیا وہ آخر وقت تک نبھایا۔ آپ لجنہ کی بنیادی عہدیداران میں سے تھیں۔ پہلی مرتبہ جب لجنہ اماء اللہ کی مجلس عاملہ چنی گئی تو آپ کے سپرد چندہ کی وصولی کا کام کیا گیا۔ اس طرح آپ لجنہ کی پہلی سیکرٹری مال بنیں۔ اور 1961ء تک سیکرٹری مال رہیں۔

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ فرماتی ہیں۔ بحیثیت سیکرٹری مال آپ کی گہری نظر ایک ایک پیسہ پر ہوتی تھی اور آپ کی پوری کوشش ہوتی تھی کہ ایک پیسہ بھی ضائع نہ ہونے پائے جب کسی خرچ کا سوال لجنہ کے اجلاس میں پیش ہوتا۔ آپ کو منوانے کے لئے خاصی بحث کرنی پڑتی تھی۔

جلسوں کے ہنگامی کاموں میں آپ بہت کامیاب رہتی تھیں۔ آپ کی آواز بلند تھی۔ اس لئے اکثر جلسوں میں اعلان کرنا آپ کے سپرد ہوتا۔ لجنہ اماء اللہ کے قیام کے بعد بحیثیت لجنہ پہلی ذمہ داری حضرت صاحب نے جلسہ سالانہ کے انتظامات کی ممبرات لجنہ پر ڈالی۔ جسے انہوں نے احسن طور پر نبھایا۔ اس جلسہ میں محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نائبہ منتظمہ سٹیج و جلسہ گاہ تھیں۔

سیکرٹری مال کے علاوہ ابتداء میں ہی آپ نے قادیان کے محلہ دارالفضل میں بھی کام کیا۔ لجنہ کے چندوں کے علاوہ تحریک جدید کا چندہ بھی بڑے خلوص اور لگن سے جمع کرتی تھیں۔ آپ کی کوشش ہوتی کہ اپنے محلہ کی فہرست سب سے پہلے اضافہ سے پیش کریں۔ اس پر فنانشل سیکرٹری تحریک جدید اور خود حضرت صاحب کی طرف سے کئی مرتبہ اظہار خوشنودی ہوا۔

جرات اظہار رائے۔ آپ بہت جرات مند تھیں۔ اظہار رائے کا خاص ملکہ رکھتی تھیں۔ 1928ء کی مجلس مشاورت میں قادیان میں زنانہ ہوسٹل کا معاملہ زیر بحث لایا گیا۔ مستورات کو رائے کا اظہار کرنے کی دعوت حضرت صاحب نے عورتوں کو دی۔ حضرت صاحب کی اجازت ملنے پر باہمی مشورہ کے بعد مکرمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے عورتوں کی طرف سے رائے کا اظہار کیا۔

دوسری بار 1929ء میں مجلس شوریٰ میں عورتوں کو حق نمائندگی ملنے کی تجویز زیر بحث لائی گئی۔ اس موقع پر حضرت صاحب نے پھر عورتوں کو بولنے کی دعوت دی اور فرمایا جو چاہیں بول سکتی ہیں۔ اب میں چار منٹ تک انتظار کروں گا کہ کوئی عورت بولتی ہے یا نہیں۔ اس پر استانی میمونہ صوفیہ نے مندرجہ ذیل تقریر کی۔

میں صرف اتنا پوچھنا چاہتی ہوں جب ہمارے لئے درس گاہیں اس لئے کھولی جا رہی ہیں کہ ہم علم حاصل کر کے دعوت الی اللہ کریں تو کیا یہ بات ہمارے لئے سد راہ نہ ہوگی کہ قوم ہمارے لئے فیصلہ کر دے کہ عورتوں کو مجلس مشاورت کی نمائندگی کا حق حاصل نہیں۔ جب ہم عورتوں کے سامنے اپنے خیالات پیش کریں گی۔ تو وہ جواب دیں گی کہ تمہارے مذہب نے تو تمہارے لئے مشورہ کا حق بھی نہیں رکھا۔ اس لئے تمہاری بات ہم نہیں سنتیں۔

درس کلام الٰہی اور آپ کی خدمات= حضرت صاحب ہفتہ کے دن عورتوں میں کلام الٰہی کا درس دیا کرتے تھے۔ ان دنوں درس سننے کے لئے بہت زیادہ عورتیں آیا کرتی تھیں۔ 1935ء میں مخالفت نے زور پکڑا اور ہر طرف سے مخالفین فتنہ اور شرارت پھیلا رہے تھے۔ لجنہ نے فیصلہ کیا کہ اس درس کے موقع پر حفاظت کے لئے کچھ مستورات کی ڈیوٹی لگائی جائے جو کسی اجنبی یا مشتبہ عورت کو قریب نہ بیٹھنے دیں۔ چنانچہ جن خواتین کو مقرر کیا گیا ان میں ایک استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ بھی تھیں۔

باقی صفحہ 6 پر

تعارف

ریویو آف ریلیجنز

ریویو آف ریلیجنز کے دو شمارے اگست اور ستمبر 1995ء ملے ہیں۔

اگست کے شمارے میں اداریہ میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ اسی شمارے میں خواتین کے حقوق اور ان کے متعلق مضامین شائع کئے گئے ہیں۔ نوٹس اور Comments میں پوپ POPE کے ایک خط کا ذکر کیا گیا ہے جو دنیا بھر کی خواتین کے نام لکھا گیا ہے اور جس میں کیتھولک چرچ کی طرف سے لوگوں کے ساتھ ماہ گذشتہ میں جو زیادتیاں ہوئی ہیں ان پر معذرت کی گئی ہے۔ مریم چوہدری Chicago شکاگو امریکہ کا مضمون دین حق کے معاشرے میں عورت کا کردار شامل اشاعت ہے۔ اور اس کے بعد دین حق کی تعلیمات کے متعلق والدین سے جو سلوک ہونا چاہئے اس کے متعلق شیراز احمد مدراس ہندوستان نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب کا مضمون سوانح حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ بھی شامل اشاعت ہے۔ اس کے بعد افتخار احمد امریکہ نے صلیبی جنگوں کے متعلق ایک مضمون لکھا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی معیت میں امتہ الہادی احمد لندن کا ایک خط بھی شامل اشاعت ہے۔ عربوں اور اسلامی دنیا میں سائنسی تخلیقات پر بھی ایک ایسا دلچسپ مضمون ہے اور اس کے بعد آپ کے خطوط اور آراء۔

ستمبر 1995ء کے شمارے میں اداریے میں انسانی زندگی کی غرض و غایت پیش کی گئی ہے۔ نوٹس اور Comments میں Back To the Future یعنی آئیے آئندہ کی طرف چلیں۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا ایک مضمون "موت کے بعد زندگی" شامل اشاعت ہے یہ مضمون خاصا مفصل اور طویل ہے۔ اس کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی ایک کتاب کا اقتباس شامل ہے۔ اس کے بعد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی معیت میں امتہ الہادی احمد کا ایک ترجمہ تقدیر کے متعلق خالد سیف اللہ آسٹریلیا کا مضمون دوبارہ پیدائش کے متعلق ایک سوال کا جواب دیا گیا ہے۔ یہ جواب امام جماعت احمدیہ نے دیا اور اس کے بعد پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام کا عرب اسلامی دنیا میں سائنسی تخلیقات کے متعلق ایک مضمون۔ حسب معمول آخیر پر خطوط اور آغاز میں تصویریں ہم اپنی دلی دعاؤں کے ساتھ ان شماروں کو قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

فیروز الدین امرتسری پنشنر

میرا خاندان

☆ میری بیٹی مکرمہ حنیفہ بیگم صاحبہ چوڑا سگھر ضلع شیخوپورہ میں صدر لجنہ رہ چکی ہیں۔

☆ میرا داماد مکرم ملک عطاء اللہ صاحب چوڑا سگھر ضلع شیخوپورہ میں صدر جماعت رہ چکا ہے۔

☆ میرے سمدھی مکرم ہیڈ ماسٹر محمد دین صاحب چوڑا سگھر ضلع شیخوپورہ میں صدر جماعت اور امارت آنبہ کالیہ واربرٹن میں نائب امیر رہ چکے ہیں۔

☆ میرا نواسہ ملک امان اللہ صاحب واقف زندگی اور مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ہے۔

☆ میرے بیٹے ڈاکٹر سعید احمد صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد ہیں۔

☆ میری بیٹی مکرمہ عائشہ خاتون صاحبہ کے خسر مکرم میاں فتح محمد صاحب گورداسپوری حضرت بانی سلسلہ عالیہ کے رفیق تھے۔

☆ میری بیٹی مکرمہ امتہ الحفیظ صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ رہ چکی ہیں اور ان کے خسر مکرم شیخ محمد عبد اللہ صاحب مقرب ہیڈ ماسٹر جماعت احمدیہ سانگلہ ہل میں سالہا سال تک سیکرٹری مال رہے ہیں۔

☆ میری بیٹی مکرمہ ناصرہ سلطانہ صاحبہ سیکرٹری صد سالہ جوبلی اور مکڑوال ضلع میانوالی میں صدر لجنہ اماء اللہ رہ چکی ہیں۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ میری اولاد کو نمونہ کا احمدی بنا کر خادم امامت بنائے اور چند روزہ زندگی میں بیش از پیش خدمات سلسلہ بجا لا کر خاتمہ بالخیر فرمائے۔ اللّٰھم آمین۔

بچپن سے ہی مالی قربانی کا مزا ڈال دیں

چندے سے زیادہ ہمیں اگلی نسل کے اخلاص میں دلچسپی ہونی چاہئے۔ اگر ہم بچوں کو شروع ہی سے خدا کی راہ میں مالی قربانی کا مزا ڈال دیں' اس کا چسکا ان کو پڑ جائے تو آئندہ ساری زندگی یہ بات ان کی تربیت کے دوسرے معاملات پر بھی اثر انداز رہے گی۔ اور جس کو مالی قربانی کی عادت ہو وہ خدا کے فضل سے عبادتوں میں بھی بہتر ہو جاتا ہے۔ جماعت سے عمومی تعلق میں بھی اچھا ہو جاتا ہے اور یہ اس کی روحانی زندگی کی ضمانت کا بہت ہی اہم ذریعہ ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جناب مالک رام صاحب- ایم اے

ٹیپو سلطان شہیدؒ

تھوڑے دن ہوئے- کسی صاحب کا ایک مضمون "الفضل" میں شائع ہوا تھا جس کا مفاد مختصراً یہ تھا-

1- ٹیپو سلطان کا اصل نام "فتح علی خان" تھا-
2- سلطان شہید کو ٹیپو عرف انگریزوں نے دیا-
3- ٹیپو کلمہ تحقیر و ہتک ہے- اس لئے ہمیں اسے ترک کر کے ان کا اصل نام استعمال کرنا چاہئے-

مجھے اندیشہ ہے کہ ان تینوں باتوں میں سے ایک بھی صحیح نہیں- علم تاریخ بھی دوسرے علوم محکمہ مثلاً ریاضی- اقلیدس طبیعات- الکیمیا وغیرہ کی طرح ایک سائنس ہے- یہاں ظنیات اور محض دعووں سے کام نہیں چلتا- جب آپ کوئی چیز پیش کرتے ہیں- تو معترض کا حق ہے- کہ وہ آپ سے دلیل اور ثبوت مانگے- مجھے مضمون نگار موصوف سے بوجوہ ذیل اختلاف ہے-

میں سب سے پہلے دوسری شق کو لیتا ہوں- کلکتہ کے وکٹوریہ میموریل میں ایک عہد نامہ کا مسودہ ہے- جو 11 مارچ 1784ء کو ایسٹ انڈیا کمپنی اور سلطان شہید کے درمیان ہوا- اس کے ابتدائی الفاظ یہ ہیں-

"قول و قرار دوستی دائمی فیمابین آنریبل انگریز السینڈیا کمپنی (ایسٹ انڈیا کمپنی) و نواب ٹیپو سلطان بہادر

اس عہد نامہ پر دو مہریں ثبت ہیں ایک انگریزی میں ہے- اور دوسری سلطان شہید کی طرف سے- آخری مہر میں لکھا ہے "ٹیپو سلطان 1186 " (یہ مہر 1186ھ میں کندہ کی گئی تھی) اس سے ثابت ہوا- کہ نہ صرف یہ کہ ٹیپو عرف انگریزوں نے سلطان کی وفات کے بعد ان سے منسوب نہیں کیا- بلکہ خود سلطان مرحوم کی زندگی میں سرکاری دستاویزوں میں استعمال ہوتا تھا- اور ان کی مہر تک میں کندہ تھا-

اس جگہ ایک مجلّہ میں سلطان مرحوم کے بعض خطوط کی نقلیں ہیں- جہاں سے کوئی نیا خط شروع ہوتا ہے سرخ روشنائی سے لکھا ہے- "منجانب ٹیپو سلطان بنام فلاں" یا "از ٹیپو صاحب بنام فلاں" اس سے بھی دعوے مندرجہ صدر کی تصدیق ہوتی ہے-

معاملہ اس سے بھی آگے چلتا ہے سلطان شہید کے والد حیدر علی نے 1749ء میں شادی کی- مگر شادی کے چار برس بعد تک کوئی اولاد پیدا نہ ہوئی- ارکاٹ میں ایک ولی اللہ کا مزار ہے- حیدر علی نے وہاں جا کر منت مانی- اور اولاد کے لئے دعا کی- اللہ تعالیٰ نے کرم کیا- اور اس کے بعد ان کی بیگم امید سے ہوئیں- جب وضع حمل کا زمانہ قریب آیا- تو بیگم مزار مذکور پر چلی گئیں- اور وہیں سلطان شہید کی ولادت ہوئی (1753ء) چاروں طرف خوشی کے شادیانے بجنے لگے- مبارک سلامت کا غل ہوا- حیدر علی نے بچہ کا نام اس ولی اللہ کے نام پر رکھا- ان کا نام تھا "ٹیپو مستان اولیاء" نومولود کا نام ہوا "ٹیپو سلطان" یہی بعد میں "ٹیپو سلطان علی خان" ہوا- (تاریخ ہند میں بالکل اسی طرح کا دوسرا واقعہ نور الدین جہانگیر ابن جلال الدین اکبر بادشاہ کی ولادت ہے- جہاں **جہانگیر** کا نام حضرت سلیم چشتیؒ کے نام پر سلیم رکھا گیا تھا)

گویا اصل نام ٹیپو سلطان یا ٹیپو سلطان علی خان ہی تھا- (اسی ضمن میں میر حسین علی خان کرمانی کی نوشتہ کتاب نشان حیدری ملاحظہ کی جائے-)

رہ گیا لفظ ٹیپو- تو مہر میں صرف ٹپو (بغیر یائے حطی) ہے- لیکن میسور میں اسے ٹیپو یعنی ی کے ساتھ بولتے ہیں- سرنگا پٹم میں سلطان شہید کے مزار پر دوسری تاریخوں کے علاوہ ایک تاریخ یہ بھی کندہ ہے۔

ٹیپو بوجہ دین محمدؐ شہید شد (1213ھ) یہاں بھی لفظ ٹیپو یائے حطی کے ساتھ ہے-

آخر میں اتنا لکھنا کافی ہو گا- کہ ٹیپو کنٹری زبان کا لفظ ہے- اور بعض کے نزدیک اس کے معنی شیر کے ہیں- مگر میں اس کی تحقیق نہیں کر سکا-

(نوٹ) ٹیپو مستان کی قبر ارکاٹ میں ہے وہ 1142ھ (1729ء) میں نواب سعادت اللہ خان نے بنوائی- ٹیپو مستان کے برادر خورد حامد صاحب بھی برگزیدہ بزرگ اور ولی اللہ تھے- ان کا مزار کنچن نگر کے چوک ارکاٹ میں ہے- تیسرے بھائی بھی بہت مشہور تھے وہ تعلقہ رائے درگ میں مدفون ہیں-

(الفضل 8- جون 1939ء)

بقیہ صفحہ 3

لیفٹیننٹ گورنر پنجاب ہو گئے تھے) میری سفارش کر دیں- چنانچہ آپ اسے ساتھ لے کر لاہور گئے- اس وقت شالامار باغ میں جلسہ ہو رہا تھا- جب جلسہ ختم ہوا تو آپ نے فنانشل کمشنر سے کہا کہ آپ اس شخص کی بانہہ پکڑ لیں- فنانشل کمشنر نے ہر چند کہا کہ اس کیا مطلب ہے؟ مگر آپ نے یہی فرمایا کہ نہیں اس کی بانہہ پکڑ لو- آخر وہ آپ کے اصرار پر مجبور ہوا- جب انہوں نے ہاتھ پکڑ لیا تب کہا کہ ہمارے ملک میں دستور ہے کہ جس کی بانہہ یعنی ہاتھ پکڑ لیتے ہیں پھر خواہ سر چلا جائے اس کو چھوڑتے نہیں- اب آپ نے اس کا ہاتھ پکڑا ہے اس کی لاج رکھنا اور پھر کہا کہ اس کی معافی ضبط ہو گئی ہے- کیا معافیاں دے کر ضبط کیا کرتے ہیں؟ فنانشل کمشنر کو آپ کے جذبہ انسانیت کے سامنے سپر انداز ہونا پڑا اور اس نے دوسرے ہی دن حجام کی مسل طلب کر کے معافی بحال کر دی-

رحمتِ خداوندی پر نظر حضرت مرزا غلام مرتضٰی صاحب کے حالات زندگی میں دنیا داری کا رنگ صاف نمایاں ہوتا تھا- اس اعتبار سے وہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی طبیعت کے بالکل ضد واقع ہوئے تھے جس کا کھلا اعتراف کرتے ہوئے وہ اکثر اپنا یہ شعر پڑھا کرتے تھے ؎

کردیم نا کردنی ہمہ عمر

اے وائے بما کہ ماچہ کردیم

لیکن اپنی تہی دامنی کے مقابل خدائی رحمتوں کی وسعتوں کا احساس ہمیشہ ان کے دل و دماغ پر حاوی رہتا تھا اور وہ اس کے آستانہ سے کبھی مایوس نہیں ہوتے تھے- ایک دفعہ ایک بغدادی مولوی صاحب قادیان آئے تو آپ نے ان کی بڑی عزت کی اور ان کی خاطر مدارت میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا انہوں نے کہا کہ مرزا صاحب آپ (عبادت) نہیں کرتے- جواب دیا- قصور ہے- مگر خاموش ہونے کی بجائے اور زیادہ اصرار سے پوچھنے لگے کہ آپ عبادت نہیں کرتے- اور ہر مرتبہ کہہ دیتے کہ قصور ہے- آخری مولوی صاحب نے کہا "آپ عبادت نہیں کرتے خدا تعالیٰ آپ کو دوزخ میں ڈال دے گا اس فقرہ پر انہیں جوش آگیا اور فرمایا کہ "تم کو کیا معلوم ہے کہ وہ مجھے دوزخ میں ڈالے گا یا کہاں؟ میں اللہ تعالیٰ پر ایسا بد ظن نہیں میری امید وسیع ہے- اس نے فرمایا ہے کہ (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو) تم مایوس ہو گئے- میں نہیں- میں خدا تعالیٰ کے رحم و کرم پر بھروسہ کرتا ہوں یہ تمہاری بد اعتقادی ہے تم کو خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں-"

خدا تعالیٰ کا ان سے غیر معمولی سلوک اسی حسن اعتقادی ہی کی بدولت اللہ تعالیٰ بھی ان کے ساتھ بعض اوقات غیر معمولی سلوک کرتا اور خصوصی احسانات سے نوازتا تھا- ان کی زندگی کا ایک مشہور واقعہ ہے کہ آپ ایک دفعہ سخت بیمار ہوئے اور بیماری بہت طوالت پکڑ گئی- اسی اثناء میں ان کے ہاں ایک ملاں آیا اور اس نے سمجھا کہ مرض کا بہت زور ہے تو وہ باہر نکل کر کواڑ کے پیچھے اس انتظار میں کھڑا ہو گیا کہ کب دم نکلتا ہے اور عورتیں رونا شروع کرتی ہیں- وہ دیر تک اسی حالت میں کھڑا تھا کہ اچانک آپ کی نظر اس پر پڑ گئی- فرمانے لگے ملاں چلے جاؤ ابھی تو میرے بیس سال باقی ہیں تو کب تک انتظار کرے گا- چنانچہ سچ مچ آپ اس کے بعد ایک عرصہ تک زندہ رہے-

---

بقیہ صفحہ 5

اسی طرح مستوارت میں درس کے نوٹ لینے کے لئے جن خواتین کو مقرر کیا گیا ان میں ایک استانی جی بھی تھی-

بحیثیت استاد آپ کی خدمات= آپ شروع ہی سے یعنی 1918ء سے مدرستہ البنات کی طالبات کو تعلیم دے رہی تھیں- لجنہ کے قیام کے بعد اپنی تعلیم بھی جاری رہی- آپ بچیوں سے پیار و محبت بھی کرتیں اور اصلاح کا کوئی موقع بھی ہاتھ سے نہ جانے دیتیں-

حضرت ام متین صاحبہ فرماتی ہیں سکول میں طالبات کی تربیت میں سب سے زیادہ اور نمایاں کردار استانی جی کا تھا- کسی کی ذرا سی بھی بری حرکت برداشت نہ کر سکتی تھیں- اسی وقت ٹوک کر اصلاح کر دیتی تھیں- سکول میں ظہر کی با جماعت (-) استانی جی پڑھاتی تھیں- حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب کے امتحانات نظارت تعلیم کی طرف سے ہوتے تھے تو استانی جی سب مڈل اور ہائی کی طالبات کو بٹھا کر کتاب پڑھایا کرتی تھیں- نتیجہ نکلتا تو ان کی پڑھائی ہوئی طالبات کے نمبر خود ان سے زیادہ ہوا کرتے تھے-

1935ء میں آپ نے لجنہ کے اجلاس میں یہ تحریک کی کہ نصرت گرلز سکول میں لڑکیوں کے وضو کرنے کا کوئی انتظام نہیں- حوض اور ٹونٹیوں کے لئے لجنہ نے چندہ دیا-

نصرت گرلز سکول میں قیام پاکستان کے وقت مختصر وقفہ کے سوا لمبا عرصہ آپ دینیات اور عربی پڑھاتی رہیں- 1959ء میں صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت سے ریٹائر ہوئیں- سکول کے سٹاف نے 25- اکتوبر کو الوداعی پارٹی دی- سپاسنامہ پیش کیا گیا- اور چائے پارٹی دی گئی- اس پارٹی میں اجتماع پر آئی ہوئی بیرونی نمائندگان بھی شریک ہوئیں- اس موقع پر ایک سونے کی انگوٹھی بطور تحفہ پیش کی گئی-

---

○ موصی کا فرض:- (کلام الٰہی) کے انوار کی اشاعت کرنا ہر موصی کا بحیثیت فرد اور اب موصیوں کی مجلس کا بحیثیت مجلس پہلا اور آخری فرض ہے- اور اس بات کی نگرانی کرنا کہ وقف عارضی کی سکیم کے ماتحت سے زیادہ سے زیادہ موصی اصحاب اور ان کی تحریک پر وہ لوگ حصہ لیں، جنہوں نے ابھی تک وصیت نہیں کی- اور ان پر فرض ہے- کہ پہلے وہ اپنے گھر سے یہ کام شروع کریں- حتیٰ کہ ان کے گھر میں کوئی مرد، کوئی عورت، کوئی بچہ یا کوئی فرد جو ان کے اثر کے نیچے ہو یا ان کے پاس رہتا ہو- ایسا نہ رہے کہ جسے (کلام الٰہی) نہ آتا ہو، پہلے ناظرہ پڑھنا سکھانا ہے- پھر ترجمہ سکھانا ہے پھر (کلام الٰہی) کے معنے، پھر اس کے علوم اور اس کی حکمتوں سے آگاہ کرنا ہے-"

از خطبہ مطبوعہ- الفضل 10- اگست 1966ء

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 2

دے کر اپنے رشتے کو پھینک دیتا ہے تو یہ عظمت کردار کی نشانی ہے۔ اگر اس کے باوجود وہ جنازہ پڑھتے تو یہ بری بات تھی۔ لیکن اگر ملاں سے ڈر گئے تو نہ ان کا دین رہا نہ دنیا رہی۔ اس کے بعد میں نے جے سالک صاحب جو عیسائی وزیر ہیں ان کا بیان پیش کیا جنہوں نے کہا تھا کہ منظور وٹو صاحب کی وزارت اس وجہ سے گئی کہ انہوں نے باپ کا جنازہ نہیں پڑھا تھا۔

ہاں میں نے یہ ضرور کہا تھا' جنازے کے تعلق میں نہیں' بالکل الگ بات کے طور پر' کہ جس باپ کا انہوں نے جنازہ نہیں پڑھا ہو سکتا ہے اس کی دعائیں ہی ہوں کہ ان کی زندگی میں ان کو سرخروئی حاصل رہی۔

بس اتنی سی بات ہے اس پر یہ برعکس سرخی لگانا کہ اس کی لعنت پڑی۔ سزا ملی۔ یہ جھوٹ ہے۔

حضرت مرزا صاحب نے فرمایا کہ صحافیوں کو یہ پتہ نہیں کہ سچا انٹرویو زیادہ دلچسپی کا موجب بنتا ہے۔ اگر اس طرح یہ باتیں عوام کے سامنے پیش کرتے تو نوائے وقت کو ایک وقار حاصل ہو جاتا جیسے کسی زمانے میں حمید نظامی صاحب کے وقت میں ہوا کرتا تھا۔ اب تو ساری کایا ہی پلٹ گئی ہے۔

منظور وٹو صاحب سے خط و کتابت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مرزا صاحب نے بتایا کہ منظور وٹو صاحب کبھی بھی احمدی نہیں رہے۔ اور میں ذاتی طور پر اس کا گواہ ہوں۔

نوائے وقت کے انٹرویو نگار نے یہ بھی لکھا ہے کہ۔

"انہوں نے یہ بھی انکشاف کیا کہ آپ سے خط و کتابت ہوتی رہی ہے"۔ حضرت مرزا صاحب نے فرمایا ہاں بالکل ہوتی رہی ہے۔ لیکن نوائے وقت نے یہ بھی لکھا ہے کہ "لیکن details نہیں بتائیں آپ نے۔ details بتانے سے احتراز کیا ہے"۔

حضرت مرزا صاحب نے فرمایا details بتانے سے احتراز کیا' کا یہ تاثر جھوٹ ہے کہ گویا کوئی راز کی بات تھی۔ یہ بات بالکل جھوٹ ہے۔ میں نے ان کو بتایا کہ ایک زمانے میں احمدیت کے مسئلے پر میری ان سے خط و کتابت رہی ہے۔ اور کبھی بھی یہ احمدی نہیں رہے۔ یعنی مضمون تو میں نے بتا دیا۔ اس کی تفصیل کی مجھے کیا ضرورت تھی۔ نہ مجھے اب یاد ہے کہ کیا کیا بحثیں تھیں اور کیا کیا جوابات میں نے دیئے۔ مگر یہ تو بہت پرانی بات ہے۔ اس وقت منظور وٹو صاحب سیاست میں نہیں تھے۔ اس زمانے میں ان کے علاقے میں ہمارے ایک مربی ہوا کرتے تھے جو ان کے والد محترم کے پاس آیا جایا کرتے تھے۔ ان سے بھی ان کا رابطہ ہوا۔ انہوں نے میرا تعارف بھی کرا دیا۔ جس پر میں نے ان سے خط و کتابت کی۔ یہ ہے ساری بات اور انٹرویو میں یہ بات ایسی ہوشیاری سے کی گئی ہے کہ جس سے یہ تاثر پڑے کہ شاید میری اور منظور وٹو صاحب کی کوئی خفیہ خط و کتابت رہی ہے۔

حضرت مرزا صاحب نے فرمایا کہ ساری پاکستانی صحافت بھی ایسی نہیں۔ مثال کے طور پر آپ نے فرنٹیئر پوسٹ کا ذکر کیا۔ اور فرمایا کہ اور بھی بہت سے ایسے اخبار و رسائل ہیں جن میں صحافت کی یہ بنیادی قدر موجود ہے۔ کہ سچی بات کرو اور لوگوں کو صحیح معلومات دو۔ یہ صحافت کی اولین ذمہ داری ہے۔

حضرت مرزا صاحب نے آخر میں فرمایا انٹرویو لینے والے صاحب کی بیگم صاحبہ بھی کسی رسالے سے منسلک ہیں اور ان کا صحافت میں نمایاں رسوخ ہے اور جہاں تک مجھے یاد ہے انہوں نے تو اس قسم کی صحافت کے نمونے نہیں دکھائے جو ان کے شوہر محترم دکھا رہے ہیں۔

اعلان داخلہ

○ پاکستان نیوی انجینئرنگ کالج کراچی میں سویلین کے لئے مخصوص نشستوں پر B.E (میکینکل اور الیکٹریکل) ڈگری کورسز میں داخلہ کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ داخلہ مندرجہ ذیل بنیادوں پر ہوگا۔

1۔ ایف ایس سی پری انجینئرنگ میں کم از کم 65% نمبر حاصل کئے ہوں۔

2۔ داخلہ سے قبل انگریزی' فزکس اور میتھ میں داخلہ ٹیسٹ پاس کیا ہو۔

3۔ انٹرویو کلیئر کیا ہو۔

درخواست دینے کی آخری تاریخ 2-11-95 مقرر ہے۔

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ "DAWN" 20-10-95 ملاحظہ فرماویں۔

○ کمپیوٹر ٹریننگ سنٹر یونیورسٹی گرانٹ کمیشن نے کمپیوٹر سسٹمز سافٹ ویر اور ہارڈ ویر میں ایک سالہ پوسٹ گریجویٹ ٹریننگ پروگرام کے لئے فیلو شپ دینے کا اعلان کیا ہے۔ اس کورس کا آغاز مئی 96ء میں متوقع ہے۔

شرائط فیلوشپ:۔

1۔ B.sc./B.E انجینئرنگ (کمپیوٹر سسٹم۔ الیکٹریکل۔ الیکٹرانکس) یا M.sc. (الیکٹرانکس / کمپیوٹر سائنس)

2۔ وہ طلبہ جنہوں نے امتحان دیا ہوا ہے اور رزلٹ کا انتظار ہے وہ بھی فیلو شپ کے لئے درخواست دے سکتے ہیں۔

3۔ درخواست دھندہ کی عمر یکم مئی 96ء کو 30 سال سے زائد نہ ہو۔

4۔ فیلوشپ سے قبل ایک داخلہ ٹیسٹ دینا ہوگا۔

درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 26۔ نومبر 95ء مقرر ہے۔

مزید تفصیلات کے لئے رونامہ "جنگ" 21-10-95 ملاحظہ فرماویں۔ (نظارت تعلیم)

یوم تحریک جدید

○ امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ "یوم تحریک جدید" مورخہ 27۔ اکتوبر 1995ء بروز جمعہ منایا جائے۔ جس میں احباب جماعت کو چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔

اس موقعہ پر امراء و صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کرکے دیگر مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

خطبات میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت عملی بیان کی جائے۔

اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر نازل ہونے والے انعامات و افضال الہیہ کا احباب جماعت کے سامنے ذکر کیا جائے جن کی چند مثالیں حسب ذیل ہیں۔

الف **بیعتیں** جلسہ سالانہ لندن 1995ء پر ڈش انیٹینا کے ذریعہ عالمی بیعت کے موقع پر 96 ممالک کی 162 قوموں کے 120 زبانیں بولنے والے آٹھ لاکھ پینتالیس ہزار دو سو چورانوے (8'45'294) افراد کو بیعت کرنے کی توفیق ملی۔

ب۔ **نئی جماعتوں کا قیام** جولائی 1995ء تک 148 ممالک میں احمدیت کا قیام ہو چکا ہے۔ اور 2259 نئی جماعتیں قائم ہوئیں ہیں۔

ج۔ **بیوت الذکر** جولائی 1995ء تک 762 نئی بیوت الذکر تعمیر کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ جو بیوت نومبائعین کے ساتھ ملی ہیں ان کی تعداد 691 ہے۔

د۔ **تراجم** 52 زبانوں میں کلام الٰہی کے تراجم مکمل ہو چکے ہیں اور 63 زبانوں میں تراجم کا کام جاری ہے۔

ر۔ **نصرت جہاں سکیم** (i) 10 افریقی ممالک میں 30 ہسپتال اور 28 ڈاکٹر کام کر رہے ہیں۔

(ii) افریقہ کے 8 ممالک میں اس وقت 349 سکول کام کر رہے ہیں۔

ڑ۔ **دعوت الی اللہ** دعوت الی اللہ کے مراکز کی کل تعداد 525 ہے۔ اور مرکزی مربیان و معلمین کی تعداد 821 ہے۔

ز۔ **احمدیہ ٹیلی ویژن کا قیام** احمدیہ ٹی وی کا اجراء اور اس کے ذریعہ حضرت امام جماعت الرابع کا خطاب اور دیگر پروگرام چار براعظموں میں روزانہ ٹیلی کاسٹ کیا جانا بہت بڑا انعام ہے۔

اس دن حسب ذیل مطالبات پر خصوصی طور پر روشنی ڈالی جائے۔

1۔ احباب سادہ زندگی بسر کریں۔ لباس کھانے اور رہائش میں سادگی اختیار کی جائے۔

2۔ مطالبات وقف اولاد و وقف زندگی

(i) والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کے لئے پیش کریں

(ii) نوجوان اور پنشنر احباب دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔

(iii) رخصت موسمی اور رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

3۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔

4۔ جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا کام جو بھی مل سکے کر لیں

5۔ عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔

6۔ راستہ کی صفائی کا خیال رکھیں۔

7۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔

8۔ مقاصد تحریک جدید کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔

آپ سے درخواست کہ "جلسہ یوم تحریک جدید" کی رپورٹ سے بھی دفتر کو مطلع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو احسن رنگ میں مقبول خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین۔

مکرم مربی صاحب / معلم صاحب سلسلہ احمدیہ یوم تحریک جدید کو کامیاب بنانے اور اس کی رپورٹ بھجوانے کے لئے آپ سے تعاون کی درخواست ہے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

نظارت تعلیم کے اعلانات

اعلان داخلہ ایم اے ایجوکیشن گورنمنٹ ایجوکیشن کالج برائے خواتین لاہور

○ کالج ہذا نے ایم اے ایجوکیشن (ایلیمنٹری) دو سالہ کورس کی کلاس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 5-11-95 مقرر ہے۔

تاریخ تحریری امتحان 12۔ نومبر 1995ء 10۔ بجے صبح

تاریخ انٹرویو 18۔ نومبر 1995ء 9۔ بجے صبح

صرف تحریری امتحان میں کامیاب امیدواران کا انٹرویو لیا جائے گا۔ انٹرویو کے وقت اصل اسناد پیش کرنا ہوں گی۔

تعلیمی قابلیت:۔ امیدوار نے بی اے کے امتحان میں کم از کم سیکنڈ ڈویژن حاصل کی ہو۔ یا بی اے میں ایجوکیشن کے مضمون میں سیکنڈ ڈویژن حاصل کی ہو۔ بی اے میں ایجوکیشن کا مضمون پڑھا ہونا لازمی ہے۔

مزید تفصیلی معلومات کے لئے روزنامہ "پاکستان ٹائمز" 21-10-95 ملاحظہ فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 23- اکتوبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 17 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 26 درجے سنٹی گریڈ

○ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس مشتاق احمد خان اور مسٹر جسٹس عاقل مرزا پر مشتمل ڈویژن بنچ نے واپڈا کو ہدایت کی ہے کہ وہ پنجاب بھر میں اپنے صارفین سے بجلی کے بلوں میں عائد کردہ ایڈیشنل سرچارج کا 50 فیصد وصول نہ کرے۔ فاضل عدالت نے ایک ہفتہ کے اندر نظر ثانی شدہ بل جاری کرنے کا حکم دیا ہے اور کہا ہے کہ اس فیصلے کا اطلاق بجلی کے موجودہ اور آنے والے بلوں پر ہوگا فاضل عدالت نے کہا کہ امیر لوگ رٹ دائر کر لیتے ہیں غریب نہیں۔ اس لئے عدالت تمام عوام کو اس کیس میں فریق بناتی ہے۔ فاضل عدالت نے اس فیصلے کے خلاف حکم امتناعی کی درخواست کی سماعت نومبر میں کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ فوجی افسروں کی گرفتاری کو ہائی کورٹ میں چیلنج کر دیا گیا ہے درخواست دہندگان نے کہا ہے کہ اعلیٰ فوجی افسروں اور بعض شہریوں کو گرفتار کرنے کی خبریں آ رہی ہیں۔ جہاد کشمیر میں حصہ لینا اور بنیاد پرست ہونا کوئی جرم نہیں۔ یہ گرفتاریاں غیر قانونی اور حبس بے جا کے زمرے میں آتی ہیں۔ ایک اور سقوط ڈھاکہ کا خطرہ ہے۔ گرفتار شدگان کو رہا کیا جائے۔

○ گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ بجلی کے بلوں میں بے تحاشا اضافہ بلا جواز ہے۔ بلوں پر وزیراعظم سے بات ہوئی ہے انہوں مسئلہ حل کرنے کے لئے واپڈا حکام کو خصوصی ہدایات جاری کی ہیں۔

○ لاہور سمیت پنجاب کے مختلف شہروں میں پٹرول کی قلت دور ہونے کی توقع ہو گئی ہے کیونکہ مختلف آئل کمپنیوں نے اپنی سپلائی بڑھا دی ہے۔

○ طالبان کی فضائیہ نے کابل پر پہلی بمباری کی ہے جس کے بعد لڑائی فیصلہ کن مرحلے میں داخل ہو گئی ہے۔ متعدد طیاروں نے اتوار کو صبح سویرے دارالحکومت کابل پر حملہ کیا۔ طیارہ شکن توپوں کی شدید فائرنگ کے باعث صرف ایک طیارہ چار بم گرا سکا۔

○ ہانگ کانگ سے شائع ہونے والے بین الاقوامی جریدے سے فار ایسٹرن اکنامک ریویو نے لکھا ہے کہ پاک آرمی کے نوجوان افسروں میں اسلامی سوچ ہے۔ فوجی افسروں کی گرفتاری کا بحران نازک وقت پر سامنے آیا ہے۔ جریدے نے دعویٰ کیا ہے کہ ان افسروں نے 30- ستمبر کے ایک اجلاس میں ملک میں اسلامی نظام نافذ کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ فوجی سربراہ اپنے عہدے پر توسیع کی پیشکش کا جواب دسمبر میں دیں گے۔

○ اکبر بگٹی کے حامی قبائل پر ڈیرہ بگٹی کے قریب کلپروں نے راکٹوں سے حملہ کیا جس سے 8- افراد ہلاک ہو گئے۔ کلپروں کو خان محمد بندلانی کے خیر مقدم کے لئے نہ آنے کا رنج تھا۔ متعدد افراد زخمی ہو گئے ہیں۔ حکام نے صورت حال پر قابو پانے کے لئے بکتر بند گاڑیاں طلب کر لی ہیں۔ بگٹی قبائل نے حملہ آوروں پر حکومت کے آدمی ہونے کا الزام لگایا ہے۔

○ سعودی عرب کی مسجد میں بم دھماکے کے ملزم کے دو ساتھی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ اصل ملزم عبداللہ ابن محمد کی تلاش جاری ہے۔ حملہ میں استعمال ہونے والی کار برآمد کر لی گئی ہے۔ جاں بحق ہونے والے نمازیوں میں ایک بھارتی اور ایک مصری بھی شامل ہے۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو اقوام متحدہ میں 50 ویں سالگرہ کی تقریب میں اپنے خطاب میں کشمیر پر بھارتی مظالم کو بے نقاب کریں گی۔ انہوں نے اقوام متحدہ میں جارحانہ پالیسی اپنانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ وزیراعظم اس موقع پر آٹھ منٹ خطاب کریں گی۔ وزیراعظم نے کشمیر کمیٹی کے سربراہ نوابزادہ نصراللہ خان سے ملاقات میں ان کو یقین دہانی کرائی کہ پاکستان کشمیر کے بارے میں نرم گوشہ اختیار کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

○ نواز شریف اور ایم کیو ایم کے الطاف حسین کی ملاقات کے دوران حکومت کے خلاف تحریک چلانے پر اتفاق رائے کر لیا گیا ہے۔ خیال ہے کہ مارچ 1996ء میں یہ تحریک بھرپور انداز میں چلائی جائے گی۔ لندن میں ہونے والی اس ملاقات میں دونوں رہنماؤں کے درمیان کئی معاملات طے پا گئے ہیں۔ جو باتیں طے نہیں ہو سکیں ان کے لئے نواز شریف جلد لندن کا دوبارہ دورہ کریں گے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف سے پریس کانفرنس میں پوچھا گیا کہ وہ حکومت کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کر کے اس کو ہٹا کیوں نہیں دیتے تو انہوں نے کہا کہ بے نظیر تحریک عدم اعتماد کو ناکام بنانے کا فن جانتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو ہٹانے کے لئے مدت کا تعین کرنا میرے بس کی بات نہیں ہے۔ نواز شریف نے اس پریس کانفرنس میں حکومت پر بے حد سخت تنقید کی اور بار بار وہ جذباتی ہو کر بات کرتے رہے۔

○ نیویارک میں پیپلز پارٹی اور ایم کیو ایم کے کارکنوں کے درمیان تصادم ہو گیا۔ وزیراعظم کے استقبالیہ میں آنے والے مہمانوں کو چوک میں کھڑے ایم کیو ایم کے کارکنوں نے برا بھلا کہا جس پر گجرات سے تعلق رکھنے والے پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے ان پر حملہ کر دیا جس سے 4- کارکن زخمی ہو گئے۔

○ آئی ایم ایف سمیت تین عالمی اداروں نے پاکستان کی امداد روک دینے کی دھمکی دے دی ہے۔ ڈیڑھ ارب ڈالر کی یہ امداد کسی اور ملک کو دی جا سکتی ہے۔ ان عالمی اداروں کا الزام ہے کہ پاکستان نے مطلوبہ شرائط پوری نہیں کیں۔

○ پاکستان کرکٹ کنٹرول بورڈ نے وسیم اکرم کو کپتان اور عامر سہیل کو نائب کپتان بنا دیا ہے۔ دورہ آسٹریلیا کے لئے سلیم ملک کو ابھی تک آسٹریلیا نے ویزا جاری نہیں کیا۔ انتخاب عالم کو مینجر بنا دیا گیا ہے۔ مشتاق محمد اور ماجد خان کو فارغ کر دیا گیا ہے۔

○ سابق وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر منظور احمد وٹو کے خلاف سات مقدمے بنا دیئے گئے ہیں۔ ان کو 113 سرکاری گاڑیاں واپس کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ گاڑیاں انہوں نے دوستوں اور رشتہ داروں کو دے رکھی تھیں۔ ان کے شاہانہ اخراجات کا آڈٹ کیا جا رہا ہے۔ سابق وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ ان کے یا ان کے کسی عزیز رشتہ دار کے پاس کوئی سرکاری گاڑی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنی وزارت اعلیٰ ختم ہونے سے پہلے سرکاری گھر خالی کر دیا تھا اور سرکاری گاڑیاں واپس کر دی تھیں۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ میرے اور نواز شریف کے درمیان کوئی بد اعتمادی یا غلط فہمی نہیں ہے۔ میں نے اپوزیشن لیڈر کو کچھ تجاویز پیش کی ہیں۔ پیش رفت کا انتظار ہے ان سے اچھی بات چیت ہوئی ہے۔ قاضی حسین احمد اور نواز شریف نے اتفاق رائے کیا ہے کہ نظام تبدیل ہونا چاہئے بات اور آگے بڑھ سکتی ہے۔ قاضی حسین احمد نے کہا کہ کوئی ہم پر رکاوٹ کا الزام نہ لگائے۔

○ وفاقی وزیر قانون مسٹر این ڈی خان نے کہا ہے کہ کراچی میں جماعت اسلامی اور جے یو پی اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ الطاف گروپ سمجھ لے کہ وہ مذاکرات سے ہی کچھ حاصل کر سکتا ہے سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ ٹال مٹول سے کام کیوں لے رہا ہے اور وقت کس لئے حاصل کر رہا ہے۔

○ 24- اکتوبر کو سورج گرہن کی وجہ سے پاکستان ایران اور بھارت کا 700 کلو میٹر علاقہ اندھیرے میں ڈوب جائے گا۔ گرہن دیکھنے سے بینائی ضائع ہو سکتی ہے۔ اور فوری طور پر سخت اثر پڑ سکتا ہے۔ 24- اکتوبر کو بچوں کو محفوظ رکھنے کے لئے سکولوں میں چھٹی کی تجویز پیش کی گئی ہے۔

ہر قسم کے جدید اور روائتی زیورات کا مرکز
فون : 487
انوار گولڈ سمتھ
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
نزد الائیڈ بنک
ربوہ
پروپرائیٹر: انوار احمد ولد ڈاکٹر عبدالغفور زاہد صاحب سرگودہا

خواتین کی
عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج
دشمن مرض لیکوریا
مطب حمید
یونانی

شہاب رائس ملز (ربوہ)
اعلیٰ اقسام کے چاول کی خرید و فروخت کا مرکز
شہاب رائس ڈپو
4/9/6 پشاور موڑ مین بازار اسلام آباد
ہر قسم کے چاول تھوک و پرچون بازار سے بارعایت دستیاب ہیں۔
فون: دفتر ربوہ : 212464 فون: 051-252231
گھر ربوہ : 212463

نور کاجل 8/-
نور ابٹنہ 15/-
نور آملہ 15/-
خورشید ہیئر آئل 60/-
تابانی لوشن 15/-
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ
فون: 04524-211538